سلسلہ: رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: ستائیسویں

رسالہ نمبر 7

النیر الشہابی ۱۳۰۹ھ
علٰی تدلیس الوہابی

روشن آگ کا شعلہ وہابی کی تدلیس پر

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ
النیر الشہابی علٰی تدلیس الوہابی ۱۳۰۹ھ
(روشن آگ کا شعلہ وہابی کی تدلیس پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

مسئلہ ۳۴: از غازی پور، مرسلہ جہانگیر خان ۱۵صفر ۱۳۰۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید دو چار کتابیں اردو کی دیکھ کر چاروں اماموں کے مسئلے اخذ کرتا ہے اور اپنے اوپر آئمہ اربعہ سے ایک کی تقلید واجب نہیں جانتا، اس کو عمرو نے کہا کہ تو لامذہب ہے جو ایسا کرتا ہے کیونکہ تجھ کو بالکل احادیث متواتر و مشہور واحاد وعزیز و غریب و صحیح وحسن وضعیف و مرسل و متروک و منقطع و موضوع وغیرہ کی شناخت نہیں ہے کہ کس کو کہتے ہیں حالانکہ بڑے بڑے علماء اس وقت اپنے اوپر تقلید واحد کی واجب سمجھتے ہیں اور ان کو بغیر تقلید کے چارہ نہیں تو تو ایک بے علم آدمی ہے جو عالموں کی خاک پا کے برابر نہیں ہے، نہ معلوم اپنے تئیں تو کیا سمجھتا ہے جو ایسا کرتا ہے اس کے جواب میں اس نے اس کو رافضی و خارجی و شیعہ وغیرہ بنایا بلکہ بہت سے کلمات سخت سست بھی کہے حالانکہ لامذہب کہنے سے اس کی یہ غرض نہ تھی کہ تو خارج از اسلام ہے بلکہ یہ غرض تھی کہ ان چاروں مذہبوں میں سے تمہارا کوئی مذہب نہیں ہے۔

اور اُس کی غرض شیعہ ورافضی بنانے سے یہ تھی کہ تو ایک امام کی تقلید کرتا ہے جیسے رافضی تین خلیفوں کو نہیں مانتے اور دوسرے یہ کہ ایک امام کی تقلید کرنے سے بخوبی عمل کل دین محمدی پر نہیں ہو سکتا اور چاروں اماموں کے مسئلے اخذ کرنے میں کل دین محمدی پر بخوبی عمل ہو سکتا ہے، آیا ان دونوں سے کس نے حق کہا اور کس نے غیر حق؟ اور حکم شرع کا ان دونوں کے واسطے کیا ہے جو ایک دوسرے کو سخت کلامی سے پیش آئے؟ امید کہ ساتھ مہرِ عالی کے مزین فرما کر ارشاد فرمائیں۔ **بیّنوا توجروا** (بیان فرمائیے اجر دیئے جاؤ گے۔ت) فقط۔

الجواب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

الحمد للہ ذی الجلالۃ والصلوۃ والسلام علٰی صاحب الرسالۃ الذی لا تجتمع امتہ علی الضلالۃ وعلٰی اٰلہ و صحبہ و مجتھدی ملتہ اولی الایدی والابصار و النبالۃ۔	تمام تعریفیں جلالت والے اللہ تعالٰی کے لیے ہیں اور درود و سلام ہو صاحب رسالت پر جس کی امت گمراہی پر مجتمع نہ ہوگی اور آپ کی آل، آپ کے صحابہ اور آپ کی امت کے مجتہدین کرام پر جو قوت و بصیرت اور شرافت والے ہیں۔ت)

اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب (اے اللہ حق و درستگی کی ہدایت عطا فرما۔ت)

مسئلہ تقلید کی تحقیق و تفصیل دفتر طویل درکار، فقیر غفراللہ تعالٰی لہ، نے اپنے رسالہ [1] **النھی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید** (۱۳۰۵ھ) اور فتاوائے مندرجہ **البارقۃ الشارقۃ علی مارقۃ المشارقۃ** جلد یازدہم فتاوائے فقیر مسمّٰی بہ **العطایا النبویۃ فی الفتاوی الرضویۃ** میں قدرے کلمات وافیہ ذکر کیے۔

یہاں بقدرِ ضرورت صرف اس مقدار پر کہ بطلان کید زید ظاہر کرے اکتفاء ہوتا ہے۔ اس کا قول دو امر پر مشتمل ہے۔

اوّل: بکمال زبان درازی مقلدان حضرات آئمہ کرام علیہم الرضوان من الملک العلام کو معاذاللہ رافضی خارجی بنانا۔

---

[1] رسالہ النھی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید فتاوٰی رضویہ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامع نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور کی جلد ششم کے صفحہ ۶۴۷ پر مرقوم ہے۔

دوم: وہ تلبیس عجیب وتدلیس غریب کہ ترک تقلید میں تمام دین محمدی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم پر عمل کرنا ہے۔

امر اوّل: کی نسبت ان کے امام الطائفہ کے علمًا ونسبًا دادا اور بیعۃً پر دادا یعنی شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کی گواہی کافی وہ رسالہ انصاف میں انصاف کرتے ہیں:

بعدالمائتین ظھر فیھم التمذھب للمجتھدین باعیانھم وقل من کان لایعتمد علٰی مذھب مجتھد لعینہ وکان ھذا ھوالواجب فی ذلك زمان[2] ۔	یعنی دو صدی کے بعد خاص ایک مجتہد کامذہب اختیار کرنا اہل اسلام میں شائع ہوا۔ کم کوئی شخص تھا جو ایک امام معین کے مذہب پر اعتماد نہ کرتا ہو، اور اس وقت یہی واجب ہوا۔

اسی میں لکھتے ہیں:

وبالجملة فالتمذھب للمجتھدین سر الھمہ اللہ تعالٰی العلماء وجمعھم علیہ من حیث یشعرون او لا یشعرون[3] ۔	یعنی خلاصہ کلام یہ ہے کہ ایک مذہب کا اختیار کرلینا ایک راز ہے کہ حق سبحانہ، وتعالٰی نے علماء کے قلوب میں القاء فرمایا اور انہیں اس پر جمع کردیا چاہے اس راز کو سمجھ کر اس پر متفق ہوئے ہوں یا بے جانے۔

زید بے قید دیکھے کہ اس نے بشہادت شاہ ولی اللہ صاحب گیارہ سو"" برس سے زائد کے آئمہ وعلماء ومشائخ واولیاء عامہ اہلسنت وجماعت کو معاذاللہ رافضی وخارجی بنایا اور اللہ عزوجل کے سِرّ جلیل والہام جمیل کو جس پر اس نے اپنی حکمت بالغہ کے مطابق علمائے امت کو مجتمع و متفق فرمایا۔ ضلالت وگمراہی ٹھہرایا۔ علامہ سید احمد مصری طحطاوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ حاشیہ درمختار میں ناقل:

ھٰذا الطائفة الناجیة قداجتمعت الیوم فی مذاھب اربعة وھم الحنفیون والمالکیون و الشافعیون و الحنبلیون رحمھم اللہ تعالٰی ومن	یعنی اہل سنت کا گروہ ناجی اب چار مذہب میں مجتمع ہے حنفی، مالکی، شافعی حنبلی، اللہ تعالٰی ان سب پر رحمت فرمائے، اب جو ان چار سے

[2] الانصاف باب حکایة حال الناس قبل المائة الرابعة الحقیقیة استنبول ترکی ص۱۹

[3] الانصاف باب حکایة حال الناس قبل المائة الرابعة الحقیقیة استنبول ترکی ص۲۰

کان خارجًا عن ھذہ الاربعۃ فی ھذاالزمان فھو من اھل البدعۃوالنار[4]۔	باہر ہے بدعتی جہنمی ہے۔

واقعی ان حضرات نے اس ارشاد علماء کا خوب ہی جواب ترکی بترکی دیا یعنی علمائے اہلسنت ہمیں بدعتی ناری بتاتے ہیں ہم گیارہ سو برس تک کے ان کے اکابر وائمہ کو رافضی وخارجی بنائیں گے۔ ع

کہ توہم درمیان ماتلخی

(کہ تو بھی ہمارے درمیان تلخ ہے۔ت)

مولٰی تعالٰی ہدایت بخشے آمین۔

مگر پھر بھی زید بےچارے نے بہت تنزل کیاکہ صرف رفض وخروج پر قانع رہااس کے پیشواتوکافر ومشرک تک کہتے ہیں۔

"وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۠ "[5]	اور اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ (ت)

یہ ناپاک ترکہ اسی بے باک اخبث امام اول دین مستحدث یعنی ابن عبدالوہاب نجدی علیہ ما علیہ کا ہے کہ اپنے موافقان ناخرد مند نفرے چندبے قید وبند آزادی پسندکے سواتمام عالم کے مسلمانوں کوکافر ومشرک کہتا،اور خود اپنے باپ،دادا،اساتذہ مشائخ کو بھی صراحۃًکافر کہہ کر پوری سعادت مندی ظاہر کرتا،اور نہ صرف انہیں پر قانع ہوتا بلکہ آج سے آٹھ سو برس تک کے تمام علماء و اولیاء سائر امت مرحومہ کو(خاک بدہانِ ناپاک) صاف صاف کافر بتاتااور جو شخص اس کے جال میں پھنس کر اس کے دست شیطان پرست پر بیعت کرتااس سے آج تک اس کے اور اس کے ماں باپ اور اکابر علمائے سلف نام بنام سب کے کفر پر اقرار لیتا،اوراگرچہ بظاہر ادعائے حنبلیت رکھتامگر مذاہب آئمہ کو مطلقًا باطل جانتااور سب پر طعن کرتااور اپنے اتباع ہر کندہ ناتراشیدہ کو مجتہد بننے کاحکم دیتا۔یہ دو چار حرف اردو کے پڑھ کراستر بے لگام و اشتر بے مہار ہوجانا بھی اسی خرنا مشخص کی تعلیم ہے، خاتمۃ المحققین مولینا امین الملۃ والدین سیدی محمد بن عابدین شامی قدس سرہ السامی ردالمحتار علی الدر المختار کی جلد ثالث کتاب الجہاد باب البغاۃ میں زیر بیان خوارج فرماتے ہیں:

---

[4] حاشیۃ الطحطاوی علی الدرالمختار کتاب الذبائح المکتبۃ العربیۃ کوئٹہ ۴ /۱۵۳

[5] القرآن الکریم ۲۶ /۲۲۷

کما وقع فی زماننا فی اتباع عبدالوھاب الذین خرجوا من نجدو تغلبوا علی الحرمین وکانو ینتحلون مذھب الحنابلۃ لکنھم اعتقدوا انھم ھم المسلمون وان من خالف اعتقادھم مشرکون و استباحوا بذلك قتل اھل السنۃ وقتل علمائھم حتی کسر اللہ تعالٰی شوکتھم وخرب بلادھم وظفر بھم عساکر المسلمین عام ثالث وثلثین و مائتین والف [6]۔ والحمد للہ ربّ العلمین، "وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ" [7]	یعنی خارجی ایسے ہوتے ہیں جیسا ہمارے زمانے میں پیروانِ عبدالوہاب سے واقع ہوا جنہوں نے نجد سے خروج کرکے حرمین محترمین پر تغلب کیا اور وہ اپنے آپ کو کہتے تو حنبلی تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ مسلمان بس وہی ہیں اور جو ان کے مذہب پر نہیں وہ سب مشرک ہیں اس وجہ سے انہوں نے اہلسنت کا قتل اور ان کے علماء کا شہید کرنا مباح ٹھہرالیا، یہاں تک کہ اللہ تعالٰی نے ان کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہر ویران کیے اور لشکرِ مسلمین کو ان پر فتح بخشی ۱۲۳۳ھ میں (ت) اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے، اور کہا گیا کہ دور ہوں بے انصاف لوگ۔ (ت)

امام العلماء سید سند شیخ الاسلام بالبلد الحرام سیدّی احمد زین دحلان مکی قدس سرہ الملکی نے اپنی کتاب مستطاب دررسنیہ میں اس طائفہ بے باک اور اس کے امام سفاک کے اعمال کا حال عقائد کا ضلال خاتمہ کا وبال قدرے مفصل تحریر فرمایا، اور بیس حدیثوں میں حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اور حضرت امیر المومنین امام المتقین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ وہ حضرت امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا علی مرتضٰی کرم اللہ تعالٰی وجہہ الکریم کا اس طائفہ تالفہ کے ظہور پر شرور کی طرف ایماو اشعار فرمانا بتایا ان بعض حدیثوں اور ان سے زائد کی تفصیل فقیر کے رسالہ النہی الاکید میں مذکور، یہاں اس کتاب مستطاب ہادی صواب سے چند حرف اس مقام کے متعلق نقل کرنا منظور۔

قال رضی اللہ تعالٰی عنہ ھٰؤلاء القوم لایعتقدون	شیخ سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ گروہِ وہابیہ اپنے

[6] ردالمحتار کتاب الجہاد، باب البغاۃ دار احیاء التراث العربی بیروت ۳/ ۳۰۹

[7] القرآن الکریم ۱۱/ ۴۴

موحدا الامن تبعهم كان محمد بن عبدالوہاب ابتدع هذه البدعة،وكان اخوه الشيخ سليمٰن من اهل العلم فكان ينكرعليه انكارا شديدا فی كل يفعله اويامربه فقال له يوما كم اركان الاسلام؟ قال خمسة،قال انت جعلتها ستة،السادس من لم يتبعك فليس بمسلم،هذا عندك ركن سادس للاسلام،وقال رجل اٰخر يوما كم يعتق الله كل ليلة فی رمضان؟قال مائة الف،وفی اٰخر ليلة يعتق مثل ما اعتق فی الشهر كله؟فقال له لم يبلغ من اتبعك عشر عشر ماذكرت فمن هٰؤلاء المسلمون الذين يعتقهم الله وقد حصرت المسلمين فيك وفيمن اتبعك فبهت الذی كفر،فقال له رجل اٰخر هٰذا الدين الذی جئت به متصل ام منفصل فقال حتی مشايخی و مشايخهم الٰی ستمائة سنة كلهم مشركون فقال الرجل اذن دينك منفصل لا متصل فعمن اخذته قال وحی الهام كالخضر ومن مقابحه انه قتل رجلا اعمٰی كان مؤذنا صالحا ذا صوت حسن نهاه عن الصلوة علی النبی صلی الله

پیروں کے سوا کسی کو موحد نہیں جانتے، محمد بن عبد الوہاب، نے یہ نیا مذہب نکالا،اس کے بھائی شیخ سلیمٰن رحمۃ اللہ علیہ کہ اہل علم سے تھے اس پر ہر فعل و قول میں سخت انکار فرماتے ایک دن اس سے کہا اسلام کے رکن کَے ہیں؟ بولا: پانچ فرمایا، تو نے چھ کردیئے،چھٹا یہ کہ جو تیری پیروی نہ کرے وہ مسلمان نہیں،یہ تیرے نزدیک اسلام کا رُکن ششم ہے،اور ایک صاحب نے اس سے پوچھا:اللہ تعالٰی رمضان شریف میں کتنے بندے ہر رات آزاد فرماتا ہے ہے۔؟ بولا: ایک لاکھ اور پچھلی شب اتنے کہ سارے مہینے میں آزاد فرمائے تھے۔ان صاحب نے کہا: تیرے پیرو تو اس کے سوویں حصہ کو بھی نہ پہنچے وہ کون مسلمان ہیں جنہیں اللہ تعالٰی رمضان میں آزاد فرماتا ہے، تیرے نزدیک تو بس تو اور تیرے پیرو ہی مسلمان ہیں،اس کے جواب میں حیران ہو کر رہ گیا کافر،اور ایک شخص نے اس سے کہا یہ دین کہ تو لایا نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے متصل ہے یا منفصل؟ بولا خود میرے اساتذہ اور ان کے اساتذہ چھ سو برس تک سب مشرک تھے کہا: تو تیرا دین منفصل ہوا متصل تو نہ ہوا، پھر تو نے کس سے سیکھا؟ بولا: مجھے خضر کی طرح الہامی وحی ہوئی،اور اس کی خباثتوں سے ایک یہ ہے کہ ایک نابینا متقی خوش آواز موذن کو منع کیا کہ منارہ پر اذان کے بعد صلوۃ نہ پڑھا کر،انہوں نے نہ مانا اور

تعالٰی علیہ وسلم فامر بقتلہ فقتل ثم قال ان الربابة فی بیت الخاطئة یعنی الزانیة اقل اثما ممن ینادی بالصلوٰة علی النبی(صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) فی المنائر ،وکان یمنع اتباعہ من مطالعة کتب الفقہ و احرق کثیرا منھا واذن لکل من اتبعہ ان یفسر القرآن بحسب فھمہ حتی ھمج الھمج من اتباعہ فکان کل واحد منھم یفعل ذلك ولوکان لایحفظ القرآن ولا شیئًا منہ فیقول الذی لایقرؤ منھم لا خریقرؤاقرأ علی حتی افسرلك فاذا قرأ علیہ یفسرہ لہ برایہ وامرھم ان یعملوا ویحکموا بما یفھمونہ فجعل ذلك مقدما علٰی کتب العلم ونصوص العلماء وکان یقول فی کثیر من اقوال الائمة الاربعة لیست بشئی وتارة یتستر ویقول ان الائمة علٰی حق و یقدح فی اتباعھم من العلماء الذین الفوا فی مذھب الاربعة وحرروھا ویقول انھم ضلوا واضلوا،م وتارة یقول ان الشریعة واحدة فما لھؤلاء جعلوھا مذاھب اربعة ھذا کتاب اللہ وسنة رسولہ

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر صلوۃ پڑھی اس نے ان کے قتل کا حکم دے کر شہید کرادیا کہ رنڈی کی چھوکری اس کے گھر ستار بجانے والی اتنی گنہگار نہیں جتنا منارہ پر باآواز بلند نبی (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) پر درود بھیجنے والا،اور اپنے پیروؤں کو کتبِ فقہ دیکھنے سے منع کرتا،فقہ کی بہت سی کتابیں جلادیں اور انہیں اجازت دی کہ ہر شخص اپنی سمجھ کے موافق قرآن کے معنی گھڑ لیا کرے یہاں تک کہ کمینہ سا کمینہ کودن سا کودن اس کے پیروؤں کا تو ان میں ہر شخص ایسا ہی کرتا اگرچہ قرآن عظیم کی ایک آیت بھی نہ یاد ہوتی،جو محض ناخواندہ تھا وہ پڑھے ہوئے سے کہتا کہ تو مجھے پڑھ کر سنا میں اس کی تفسیر بیان کروں،وہ پڑھتا اور یہ معنی گھڑتا۔پھر انہیں تفسیر ہی کرنے کی اجازت نہ دی بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی حکم کیا کہ قرآن کے جو معنی تمہاری اپنی اٹکل میں آئیں انہیں پر عمل کرو اور انہیں پر مقدمات میں حکم دو اور انہیں کتابوں کے حکم اور اماموں کے ارشاد سے مقدم سمجھو،آئمہ اربعہ کے بہت سے اقوال کو محض ہیچ و پوچ بتاتا اور کبھی تقیہ کرجاتا اور کہتا کہ امام تو حق پر تھے مگر یہ علماء جو ان کے مقلد تھے اور چاروں مذہب میں کتابیں تصنیف کرگئے اور ان مذاہب کی تحقیق و تلخیص کو گزرے یہ سب گمراہ تھے اور اوروں کو گمراہ کرگئے۔ اور کبھی کہتا شریعت تو ایک ہے ان فقہاء کو کیا ہوا کہ اس کے چار مذہب کردیئے یہ قرآن وحدیث موجود ہیں ہم تو

صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم لاتعمل الا بهما کان ابتداء ظهورا مره فی الشرق ۱۱۴۳ھ وهی فتنة من اعظم الفتن کانوا اذا اراد احد ان یتبعهم علٰی دینهم طوعًا او کرھًا یامرونه بالاتیان بالشهادتین اولا ثم یقولون له اشهد علٰی نفسك ان کنت کافرا واشهد علٰی والدیك انهما ماتا کافرین واشهد علٰی فلان وفلان ویسمون له جماعة من اکابر العلماء الماضین فان شهدوا بذلك قبلوهم والا امروا بقتلهم وکانوا یصرحون بتکفیر الا مة من منذست مائة سنة، و اول من صرح بذلك محمد بن عبدالوهاب فتبعوه فی ذلک، وکان یطعن فی مذاهب الائمة واقوال العلماء ویدعی الانتساب الٰی مذهب الامام احمد رضی الله تعالٰی عنه کذبا وتسترا وزورا والا مام احمد بریئ منه واعجب من ذلك انه کان یکتب الٰی عماله الذین هم من اجهل الجاهلین اجتهدوا بحسب فهمکم ولا تلتفتوا الهذه الکتب فان فیها الحق والباطل وکان اصحابه لایتخذون مذهبًا من المذاهب بل یجتهدون کما امرهم ویتسترون ظاهرا بمذهب الامام احمد ویلبسون بذلك علی العامة، فانتدب

انہیں پر عمل کریں گے، مشرق میں اس کے مذہب جدید ۱۱۴۳ھ سے ظہور کیا اور یہ فتنہ عظیم فتنوں سے ہوا، جب کوئی شخص خوشی سے خواہ جبرًا وہابیوں کے مذہب میں آنا چاہتا اس سے پہلے کلمہ پڑھواتے پھر کہتے خود اپنے اوپر گواہی دے کہ اب تک تو کافر تھا اور اپنے ماں باپ پر گواہی دے کہ وہ کافر مرے اور اکابر آئمہ سلف سے ایک جماعت کے نام لے کر کہتے ان پر گواہی دے کہ یہ سب کافر تھے پھر اگر اس نے گواہیاں دے لیں جب تو مقبول ورنہ مقتول۔ اگر ذرا انکار کیا مروا ڈالتے اور صاف کہتے کہ چھ سو ۶۰۰ برس سے ساری امت کافر ہے، اول اس کی تصریح اسی عبدالوہاب نے کی پھر سارے وہابی یہی کہنے لگے، وہ آئمہ کے مذہب اور علماء کے اقوال پر طعن کرتا اور براہ تقیہ جھوٹ فریب سے حنبلی ہونے کا ادعا رکھتا حالانکہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہ اس سے بری و بیزار ہیں اور اس سے عجیب تر یہ کہ اس کے نائب جو ہر جاہل سے بدتر جاہل ہوتے انہیں لکھ بھیجتا کہ اپنی سمجھ کے موافق اجتہاد کرو اور ان کتابوں کی طرف منہ پھیر کر نہ دیکھو کہ ان میں حق و باطل سب کچھ ہے، اس کے ساتھ لامذہب تھے اس کے کہنے کے مطابق آپ مجتہد بنتے اور بظاہر جاہلوں کے دھوکا دینے کو مذہب امام احمد کی ڈھال رکھتے یہ چال ڈھال دیکھ کر مشرق و مغرب کے علمائے جمیع

للرد علیه علماء المشرق والمغرب من جمیع المذاهب، ومن منکراته منع الناس من قراءة مولد النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم ومن الصلوة علی النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم فی المنائر بعد الاذان، ومنع الدعاء بعد الصلوة وکان یصرح بتکفیر المتوسل بالانبیاء والاولیاء وینکر علم الفقه ویقول ان ذلك بدعة ملتقطًا[8]۔	مذاہب اس کے رد پر کمر بستہ ہوئے۔اس کی بری باتوں سے یہ بھی ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے میلاد شریف پڑھنے اور اذان کے بعد مناروں پر حضور والا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر صلوۃ بھیجنے اور نماز کے بعد دعا مانگنے کو ناجائز بتایا اور انبیاء واولیاء سے توسل کرنے والون کو صراحتہ کافر کہتا اور علم فقہ سے انکار رکھتا اور اسے بدعت کہا کرتا انتہی ملتقطا۔

مسلمان دیکھیں کہ بعینہٖ یہی عقیدے ان ہندی وہابیوں کے ہیں پھر ان کے ہندی امام نے اسی نجدی امام کی کتاب التوحید صغیر سے سیکھ کر کفر مسلمین پر وہ چمکتی دلیل لکھی کہ صاف صاف خود اپنے اور اپنے ہم مشربوں سب کے کفر پر مہر کردی یعنی حدیث صحیح مسلم،لایذھب اللیل والنھار حتی تعبد الات والعزّٰی (الٰی قولہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم) یبعث اللہ ریحًا طیبة فتوفی من کان فی قلبه مثقال حبة من خردل من ایمان فیبقی من لا خیر فیه فیرجعون الی دین اٰبائھم[9]۔

مشکوۃ کے باب لا تقدم الساعۃ الاعلی شرار الناس سے نقل کرکے بے دھڑک زمانہ موجودہ پر جمادی جس میں حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ زمانہ فنانہ ہوگا جب تک لات وعزی کی پھر پرستش نہ ہو،اور وہ یوں ہوگی کہ اللہ تعالٰی ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا سے مسلمانوں کو اٹھالے گی۔جس کے دل میں رائی کے دانے برابر ایمان ہوگا انتقال کرے گا،جب زمین میں نرے کافر رہ جائیں گے پھر بتوں کی پرستش جاری ہوجائے گی۔

اس حدیث کو (اسمٰعیل دہلوی نے) نقل کرکے صاف لکھ دیا سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے

---

[8] الدرر السنیہ،المکتبۃ الحقیقیۃ استنبول ترکی ص ۴۹ تا ۵۳

[9] مشکوۃ المصابیح کتاب الفتن باب لا تقوم الساعۃ الاعلی الشرار الناس قدیمی کتب خانہ کراچی ص ۴۸۱

موافق ہوا [10]۔ انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون (بے شک ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف ہم نے لوٹنا ہے ت)

بدحواس کو اتنا نہ سوجھا کہ اگر وہ یہی زمانہ ہے جس کی اس حدیث میں خبر ہے تو واجب کہ روئے زمین پر مسلمان کا نام ونشان نہ رہا، بھلے مانس اب تو اور تیرے ساتھی نجد و ہند کے سارے وہابی گرفتار خرابی کہاں بچ کر جاتے ہیں، کیا تمہارا طائفہ کہیں دنیا کے پردے سے کہیں الگ بستا ہے، تم سب بدتر سے بدتر کافروں میں ہوئے جن کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان نہیں اور دین کفار کی طرف پھر کر بتوں کی پوجا میں ڈوبے ہوئے ہیں، سچ آیا حدیث مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد کہ۔

حبك الشیئ یعمی ویصم [11]۔	کسی شَے سے تیری محبت تجھے اندھا اور بہرکردیتی ہے۔ت)

شرک کی محبت نے اس کفر دوست کو ایسا اندھا بہرا کردیا کہ خود اپنے کفر کا اقرار کر بیٹھا مطلب تو یہ ہے کہ کسی طرح تمام مسلمان معاذ اللہ مشرک ٹھہریں اگرچہ برائے شگون کو اپنا ہی چہرہ ہموار سہی۔

"کَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۝۳۵" [12]	اللہ تعالیٰ یونہی مہر کردیتا ہے متکبر سرکش کے سارے دل پر (ت)

وہابی صاحبو! اپنے پیشواؤں کی تصریحیں دیکھتے جاؤ صدہا سال کے علماء واولیاء ومقبولانِ خدا کو رافضی خارجی کہتے شرماؤ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو کہ تم بزورِ زبان وبہتان دوسروں پر تبرّا بھیجتے ہو مگر ہند و نجد کے سارے وہابی اپنے ہندی و نجدی اماموں کی تصریح اور وہ دونوں امام معنوی عوام خود اپنے اقراراتِ صریح سے کافر بے ایمان مشرک بت پرست شراب کفر سے مخمور و بدمست ہیں، اقرارِ مرد آزادِ مرد چاہ کن را چاہ در پیش (مرد کا اقرار مرد کا آزار ہے، کنواں کھودنے والا خود کنویں میں گرتا ہے۔ت)

آسمان کا تھوکا حلق میں آیا، تف برماہ برُوئے خویش (چاند پر تھوکنے والا اپنے چہرے پر تھوکتا ہے۔ت)

[10] تقویۃ الایمان، الفصل الرابع، مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۳۰

[11] سُنن ابی داؤد کتاب الادب باب فی الھوٰی آفتاب عالم پریس لاہور ۲ /۳۴۳، مسند احمد حنبل مرویات ابی الدردا ۵ /۱۹۴ و کنزالعمال حدیث ۴۴۱۰۴ ۱۱۵/۱۶

[12] القرآن الکریم ۴۰ /۳۵

"كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝۳۳"[13]	مار ایسی ہی ہوتی ہے اور بے شک آخرت کی مار سب سے بڑی ہے، کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے۔(ت)

اور یہیں سے ظاہر کہ لقب رافضی وخارجی کے مستحق بھی یہی حضرات ہیں کہ چاروں آئمہ کرام اور ان کے سب مقلدین سے تبری کرتے اور تصریحًا و تلویحًا سب پر تبرا بھیجتے ہیں بخلاف اہلسنت کہ سب کو امام اہلسنت جانتے اور سب کی جناب میں عقیدت رکھتے سب کے مقلدوں کو رُشد و ہدایت پر مانتے ہیں۔ طرفہ یہ کہ زید بیچارہ رافضیوں پر تین خلفاء کے نہ ماننے کا الزام رکھتا ہے حالانکہ اس کا امام مذہب خود حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو ماننا بھی حرام و شرک بتاتا ہے، اپنی کتاب تقویۃ الایمان جہال خراب میں صاف لکھتا ہے کہ۔"اللہ کے سوا کسی کو نہ مان"[14]۔

اسی میں کہتا ہے: "سب سے اللہ صاحب نے قول وقرار لیا کہ کسی کو میے سوا نہ مانیو"[15]۔

نے فروعت محکم آمد نے اصول

شرم بادت از خدا واز رسول

(نہ تیرے فروع متکلم ہیں اور نہ ہی اصول، تجھے اللہ ورسول سے شرم آنی چاہیے۔ت)

جل جلالہ، وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

امر دوم: کہ چاروں آئمہ کے مسائل لینے میں کل دین محمدی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر بخوبی عمل ہو سکتا ہے اور ایک کی تقلید میں ناممکن، یہ وہ پوچ دھوکا ضعیف کید ہے کہ نرے ناخواندہ بیچاروں کو سُنا کر بہکالیں مگر جب کسی ادنی طالب علم یا صحبت یافتہ ذی فہم کے سامنے کہیں تو خود ہی "كَانَ ضَعِيْفًا ۝۷۶"[16] (شیطان کا داؤ کمزور ہے ت) ماننا پڑے اس مغلطہ فاحشہ کا حاصل جیسا کہ ان کے خواص و عوام کے زبان زد ہے یہ کہ چاروں مذہب حق ہیں اور سب دین متین کی شاخیں

---

[13] القران الکریم ۶۸ /۳۳

[14] تقویۃ الایمان الفصل الاول، مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۱۲

[15] تقویۃ الایمان الفصل الاول، مطبع علیمی اندرون لوہاری دروازہ لاہور ص ۱۲

[16] القرآن الکریم ۴/ ۷۶

توایک ہی تقلید سے گویا چہارم دین پر عمل ہوا بخلاف اس کے کہ کبھی کبھی ہر مذہب پر چلے کہ یوں سارے دین پر عمل ہو جائے گا۔

اقول اوّلاً: یہ اُس مدہوش کا جنونی خیال ہے جسے دربارشاہی تک چار سیدھے راستے معلوم ہوئے رعایا کو دیکھا کہ ان کا ہر گزوہ ایک راہ پر ہولیا اور اسی پر چلا جاتا ہے مگر ان حضرات نے اسے بیجا حرکت سمجھا کہ جب چاروں راستے یکساں ہیں تو وجہ کیا کہ ایک ہی کو اختیار کرلیجئے، پکارتا رہا کہ صاحبو ہر شخص چاروں راہ پر چلے مگر کسی نے نہ سنی، ناچار آپ ہی تاناتننا شروع کیا، کوس بھر شرقی راستہ چلا پھر اسے چھوڑا، جنوبی کو دوڑا، پھر اس سے بھی منہ موڑا، غربی کو پکڑا پھر اس سے بھاگ کر شمالی پر ہولیا اُدھر سے پلٹ کر پھر شرقی پر آرہا تیلی کے سے بیل کو گھر ہی کوس پچاس عقلاء سے پوچھ دیکھو ایسے کو مجنوں کہیں گے یا صحیح الحواس، یہ مثال میری ایجاد نہیں بلکہ علمائے کرام واولیائے عظام کا ارشاد ہے اور ان سے امام علام عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی نے میزان الشریعۃ الکبرٰی[17] میں نقل فرمائی اور اس کے مشابہ دوسری مثال انگلیوں کے پوروں کی اپنے شیخ حضرت سیدی علی خواص رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے روایت کی، یہ امام ہمام وہ ہیں جن کی اسی کتاب مستطاب سے اسی مسئلہ تقلید میں غیر مقلدانِ زمانہ کے معلم جدید میاں نذیر حسین دہلوی براہِ اغواء سند لائے اور اسی کتاب میں ان کی ہزار در ہزار قاہر تصریحوں سے کہ جہالاتِ طائفہ کا پورا علاج تھیں آنکھ بند کرگئے مگر کیا جائے شکایت کہ۔

"اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ؕ"[18]۔	تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے ہو اور کچھ سے انکار کرتے ہو۔ت)

اس سے نئے طائفہ کی پرانی خصلت جسے اس کی سیر دیکھنی منظور ہو بعض احباب فقیر کا رسالہ **سیف المصطفی علی ادیان الافترا** (۱۲۹۹ھ) مطالعہ کرے۔

ثانیاً: کل دین متین پر ایسے عمل کا صحابہ و تابعین و سائر آئمہ مجتہدان دین کو بھی حکم تھا یا خدا و رسول نے خاص آپ ہی کے واسطے رکھا، برتقدیر اوّل ثبوت دو کہ وہ حضرات ہر گز اپنے مذہب پر قائم نہ رہتے بلکہ نماز و روزہ و تمام اعمال واحکام میں آج اپنے اجتہاد پر چلتے تو کل دوسرے

17

[18] القرآن الکریم ۲/ ۸۵

کے پرسوں تیسرے کے۔ برتقدیر ثانی یہ اچھی دولتِ دین ہے جس سے تمام سردارانِ اُمت و پیشوایانِ ملت باز رہ کر محروم گئے کیاان کے وقت میں یہ اختلاف مذاہب نہ تھا یاانہیں نہ معلوم تھاکہ ہم ناحق کل دین متین پر عمل چھوڑے بیٹھے ہیں۔

ثالثًا: اُف رے مغالطہ کہ کل دین پر یک لخت عمل چھوڑنے کانام سارے دین پر عمل کرنا رکھا۔ ع

برعکس نہند نام زنگی کافور

(الٹا حبشی کانام کافور رکھتے ہیں۔ت)

بھلا مسائل اختلافیہ میں سب اقوال پر ایک وقت میں عمل تو محال عقلی ہاں یوں ہوں کہ مثلاً آج امام کے پیچھے فاتحہ پڑھی مگر یہ کل دین متین کے خلاف ہوا، کیاامام ابوحنیفہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کے نزدیک مقتدی کو قراءت بعض اوقات میں ناجائز تھی حاشا بلکہ ہمیشہ، کیاامام شافعی کی رائے میں ماموم پر فاتحہ احیانًا واجب تھی حاشا بلکہ دوامًا توجو نہ دائمًا تارک نہ دائمًا عامل وہ دونون قول کا مخالف و نافی پر ظاہر کہ ایجاب و سلب فعلی سلب وایجاب دوامی دونوں کا دافع و منافی، اب تو کھلاکہ تم رفض وخروج دونوں کے جامع کہ چاروں میں سے کسی کے معتقد نہ کسی کے تابع۔

رابعًا: جو امر ایک مذہب میں واجب دوسرے میں حرام، مثلاً قراءت مقتدی تو عامل بالمذہبین فی وقتین کو کیاحکم دیتے ہو، آیااسے [1]ہمیشہ اپنے حق میں حرام سمجھے یا ہمیشہ [2]واجب یا وقت [3] عمل واجب وقت ترک حرام یا بالعکس [4] یا جس [5] وقت جو چاہے سمجھے یا کبھی [6] کچھ نہ سمجھے یعنی واجب غیر واجب حرام غیر حرام کچھ تصور نہ کرے یامذہب [7] آئمہ یعنی واجب و حرام دونوں کے خلاف محض مباح جانے۔ شقین اوّلین پر یہ ٹھہرتا ہے کہ حرام جان کر ارتکاب کیا یا واجب مان کر اجتناب، اور شق رابع پر دونوں یہ صریح اجازت قصد فسق وتعمد معصیت ہے اور شق ثالث مثل رابع کھلم کھلا، "يُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّيُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا"[19]۔ (ایک برس اسے حلال ٹھہراتے ہیں اور دوسرے برس اسے حرام مانتے ہیں۔ت) میں داخل ہونا کہ ایک ہی چیز کو آج واجب جان لیا کل حرام مان لیاپرسوں پھر واجب ٹھہرالیا، دین نہ ہوا کھیل ہوا، یا کفار سوفسطائیہ عندیہ کا میل کہ جس چیز کو ہم جو اعتقاد کرلیں وہ نفس الامر میں ویسی ہی ہوجائے۔ شق خامس پر یہ دونوں استحالے قائم کہ جب اجازت مطلقہ ہے تو عامًا شہرًا یومًا درکنار

---

[19] القرآن الکریم ۹/ ۳۷

یحلونہ انًا ویحرّمونہ اٰنًا (ایک گھڑی اسے حلال ٹھہراتے ہیں اور دوسری گھڑی اسے حرام مانتے ہیں ت) لازم اور نیز وقت عمل اعتقاد حرمت، وقت ترک اعتقاد وجوب کی اجازت، رہی شق سادس وہ خود معقول نہیں بلکہ صریح قول بالمتناقضین کہ آدمی جب عمل بالمذہبین جائز جانے گا قطعًا فعل وترک روما نے گا اس کا حکم اور اس سے منع بے ہودہ ہے، معہذا یہ شق بھی استحالہ اولٰی کے حصہ سے سلامت نہیں اچھا حکم دیتے ہو کہ آدمی نماز میں ایک فعل کرے مگر خبردار یہ نہ سمجھے کہ خدا نے میرے لئے جائز کیا ہے لاجرم شق ہفتم رہے گی اور گل وہی کھلے گا کہ کل دین متین کا خلاف یعنی محصل جواز فعل وترک نکلا اور وہ وجوب وحرمت دونوں کے منافی۔

بالجملہ حضرات براہِ فریب ناحق چاروں مذہب کو حق جاننے کا ادعا کرتے اور اس دھوکے سے عوام بے چاروں کو بے قیدی کی طرف بلاتے ہیں۔ ہاں یوں کہیں کہ آئمہ اہلسنت کے سب مذہبوں میں کچھ کچھ باتیں خلافِ دین محمدی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں لہٰذا ان میں تنہا ایک پر عمل ناجائز وحرام بلکہ شرک ہے لاجرم ہر ایک کے دینی مسئلے چن لیے جائیں اور بے دینی کے چھوڑ دیئے جائیں۔

صاحبو، یہ تمہارا خاص دلی عقیدہ ہے جسے تمہارے عمائد طائفہ لکھ بھی چکے پھر ڈر کس کا ہے، یہ بلاد مدینہ طیبہ وبلد حرام نہیں حجاز ومصر وروم وشام نہیں زیر سلطنت سنت واسلام نہیں کھل کر کہو کہ چاروں اماموں کے مذہب معاذ اللہ بے دینی ہیں کہ آخر دین وخلاف دین کا مجموعہ ہرگز دین نہ ہوگا بلکہ یقینًا بے دینی، **والعیاذ باللہ رب العالمین۔**

خامسًا: فقیر ایک لطیفہ تازہ عرض کرتا ہے جس سے غیر مقلدین عصر کی تمام جہالت کا دفعۃً تنقیہ ہو، آج کل وہ محدث حادث جو سب غیر مقلدوں کے مقلد وامام معتمد ہیں یعنی میاں نذیر حسین صاحب دہلوی اپنے فتوی مصدقہ مہر دستخطی میں (کہ ان کے زعم میں رد تقلید تھا اور **من حیث لایشعرون اثبات تقلید**) مع اخوان وذریات اہل خواتیم فرما چکے ہیں کہ جسے آئمہ اربعہ کا قول ضلالت نہیں ہو سکتا ایسے ہی کسی مجتہد کا مذہب بدعت نہیں ٹھہر سکتا جو ایسا کہے وہ خبیث خود بدعتی احبار ورہبان پرست ہے۔ بہت اچھا چشم ماروشن دل ماشاد (ہماری آنکھ روشن اور دل خوش ت) اب یہ بھی حضرت سے پوچھ دیکھئے کہ آئمہ اربعہ کے سوا کون کون مجتہد ہیں اسی فتوے میں تصریح کی کہ امام الحرمین وحجۃ الاسلام غزالی وکیاہراسی وابن سمعانی وغیرہم آئمہ محض

انتساب میں شافعی تھے اور حقیقۃً مجتہد مطلق[20]۔اور اسی میں لکھا بے شک جو منصف مزاج ہے وہ ہر گز امام شعرانی کے منصب کامل اجتہاد میں کلام نہیں کرسکتا[21] بہت بہتر، کاش اس کے ساتھ یہ بھی لکھ دیتے کہ کلام کرے یا ان اقراروں سے پھرے تو اسے مکہ معظّمہ میں ترکی پاشا کا حوالہ دیکھیے خود حضرت کے اقراروں سے ثابت ہولیا کہ ان پانچوں اماموں کا قول بھی ہر گز گمراہی نہیں ہوسکتا اور جو ان کے فرمان پر چلے اصلاً موردِ اعتراض نہیں جو اسے بدعتی کہے وہ خبیث خود بدعتی احبار ورہبان پرست ہے اب ان حضرات سے کہتے ذرا آنکھ کھول کر دیکھو غیر مقلدی بے چاری کا سویرا ہوگیا ملاحظہ تو ہو کہ یہی امام مجتہد شعرانی انہیں چاروں امام مجتہد سے اپنی میزان مبارک میں کس زور و شور سے وجوب تقلید شخصی نقل فرماتے اور اسے مقبول ومسلّم رکھتے ہیں۔

قال علیه رحمة ذی الجلال به صرح امام الحرمین و ابن السمعانی و الغزالی والکیا الهر اسی وغیرهم و قالوا لتلامذ تهم یجب علیکم التقید بمذهب امامکم ولا عذر لکم عندالله تعالٰی فی العدول عنه[22]۔	امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسی کی تصریح کی امام الحرمین و ابن السمعانی و غزالی و کیاہراسی وغیرہم آئمہ نے، اور اپنے شاگردوں سے فرمایا تم پر واجب ہے خاص اپنے امام کے مذہب کا پابند رہنا اگر ان کے مذہب سے عدول کیا تو خدا کے حضور تمہارے لیے کوئی عذر نہ ہوگا۔

اب ایمان سے کہنا وجوب تقلید شخصی کی حقانیت کس شدومد سے ثابت ہوئی اور سارے غیر مقلدین کہ اسے بدعت وضلالت کہتے ہیں کیسے علانیہ خبیث بدعتی احبار ورہبان پرست ٹھہرے،

الحمدلله رب العلمین "وَقِیۡلَ بُعۡدًا لِّلۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ﴿۴۴﴾"[23]۔	اور تمام تعریفیں اللہ تعالٰی کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا پروردگار ہے۔اور کہا گیا ظالم لوگ دور ہوں۔(ت)

واقعی سنتِ الٰہیہ ہے کہ گمراہوں پر خود انہیں کہ قول سے حجت قائم فرماتا ہے۔ ع

20

21

22 میزان الشریعۃ الکبرٰی، فصل فی بیان استحالہ خروج شئی الخ دارالکتب العلمیہ بیروت ۱/۵۴، ۵۳

23 القرآن الکریم ۱۱/ ۴۴

ومنها على بطلانها الشواهد

(خود اُسی سے اس کے بطلان پر دلائل موجود ہیں، ت)

پھر نہ صرف ترک تقلید بلکہ بعونہ تعالٰی سارے نجدیت پوری وہابیت ان شاء العزیز انہیں آئمہ کرام کے ارشاد سے باطل ہو جائے گی۔ حضرات ذرا ان اقراروں پر جمے رہیں اور اپنے ایک ایک عقیدہ زائغہ کارد لیتے جائیں و باللہ التوفیق اصل تحریر ان مجتہد صاحب اور ان کے مقلدوں کی مہری بعض احبابِ فقیر غفراللہ تعالٰی لہ کے پاس موجود۔

والحمد لله العزيز الودود والصلوة والسلام على النبي المحمود وآله وصحبه الى يوم الخلود. والله سبحنه وتعالى اعلم وعلمه جل مجده اتم وحكمه عز شانه احكم

کتـــــــــــــــــــــــــبه

عبده المذنب احمد رضا البريلوی

عفى عنه بمحمدن المصطفى النبي الامی

صلى الله تعالى عليه وسلم